جلد ۵۲/۱۷ | ۱۵ ہجرۃ ۱۳۴۲ ہش | ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۸۲ھ | ۱۵ مئی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۴ مئی بوقت ۷½ بجے صبح

کل بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو کچھ ضعف کی شکایت رہی۔ نیز رات کو بے چینی کی تکلیف بھی رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

کتاب کی ضبطی کے انتہائی غیر دانشمندانہ اور سراسر ناجائز حکم نے

ہمیں اضطراب انگیز حیرت میں ڈال دیا ہے

ہر وہ دل جسے اسلام کا ذرا بھی پاس ہے آج خون کے آنسو رو رہا ہے

وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے احتجاجی تار

ربوہ — حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے خلاف وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان اور بعض دیگر حکام کے نام حسب ذیل احتجاجی تار ارسال کئے ہیں:۔

وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان کی قرارداد

"حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی سے متعلق حکومت کے انتہائی غیر دانشمندانہ، ناجائز اور غیر ضروری فیصلے نے ہمیں اضطراب انگیز حیرت میں ڈال دیا ہے۔ ہم اس فیصلے کے خلاف پُرزور احتجاج کرتے ہیں۔ کتاب کتنی ہی مختصر سہی تاہم اسلام کے دفاع میں یہ ایک یادگاری دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ پس ہر وہ دل جسے اسلام کا ذرا بھی پاس ہے آج خون کے آنسو رو رہا ہے اور ایسے رونے بھی چاہئیں"۔ (صدر و ممبران وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی قرارداد

احمدی خواتین کی مرکزی تنظیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ مقدس بانی سلسلۂ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی سے متعلق حکومت مغربی پاکستان کے حالیہ حکم کے خلاف پُرزور احتجاج کرتی ہے۔ ہم اسے ایک غیر دانشمندانہ، غیر ضروری اور غیر منصفانہ اقدام یقین کرتی ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ آپ اس معاملہ میں فوری مداخلت فرمائیں۔ نیز جناب والا سے ہم یہ بھی اپیل کرتی ہیں کہ ہماری جماعت کے ساتھ جو ناانصافی کی گئی ہے اس کا ازالہ فرمایا جائے۔ (ممبرات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ مئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔ طبیعت بدستور ناساز ہے گو پہلے کی نسبت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

سنگاپور کے ایک مخلص احمدی بزرگ کے لئے درخواست دعا

— از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سنگاپور —

جماعت احمدیہ سنگاپور کے ایک نہایت مخلص اور بزرگ دوست مکرمی آنکو حاجی اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن صاحب کچھ عرصہ سے دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور اب ڈاکٹری مشورہ کے مطابق چند روز سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ ڈاکٹر نے انہیں علاج کے بعد کم از کم دو ماہ مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔

مکرمی آنکو اسمٰعیل صاحب ملایا کی ریاست جوہر کے شاہی خاندان کے ممتاز شہزادوں میں سے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص احمدیت کے فدائی اور صاحب رویا و کشوف ہیں۔ آپ اس وقت جماعت احمدیہ سنگاپور کے پریذیڈنٹ بھی ہیں اور اسلام اور احمدیت کے لئے قربانی کے ہر موقعہ پر اور ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر نمایاں حصہ لیتے ہیں۔ اور بڑے جوش اور جرأت سے تبلیغ کرتے ہیں۔ گزشتہ سال دسمبر میں جلسہ سالانہ پر ربوہ جانے اور حضور پُرنور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہونے کی تیاری کر رہے تھے مگر رخصت نہ ملنے کی وجہ سے نہ جا سکے۔

بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے خاص طور پر درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور لمبی زندگی اور دینی و دنیوی بہتری اور ان کی اولاد کے احمدیت کے نور سے منور ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ان کی عیادت کے لئے ہسپتال گیا تو انہوں نے خاص طور پر درخواست کی کہ میری طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان سلسلہ کی خدمت میں خاص دعا کرنے کی درخواست کی جائے۔ سنگاپور اور ملایا میں جماعت کی ترقی کے لئے بھی احباب سے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں بارش

ربوہ ۱۴ مئی۔ کل بھی دن بھر بادل مطلع ابر آلود رہا۔ اول شب تو بجے سے پونے دس بجے تک خاصی تیز بارش ہوئی۔ اور ژالہ باری بھی ہوئی۔ بعد ازاں نصف شب کے بعد تک ہلکی ہلکی بارش ہوتی رہی۔ آج صبح مطلع صاف ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی عظیم الشان اسلامی خدمات

سمجھدار قدر شناس مسلمانوں کی طرف سے برملا اعتراف

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی

قسط نمبر ۱

جس وقت مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنا خداداد مشن دنیا کے سامنے پیش کیا اُس وقت پاک و ہند کے برِ عظیم کے مسلمانوں کی حالت سخت ناگفتہ بہ ہو رہی تھی اور اسلام صرف برائے نام رہ گیا تھا اور کوئی اُس کا پرسانِ حال نہیں تھا۔ ایسی حالت میں عیسائیوں نے اور آریوں نے اسلام اور مسلمانوں کی گری ہوئی حالت کو دیکھتے ہوئے اور اسلامی تعلیم کے متعلق ان کی بودی تشریحات پر نظر رکھتے ہوئے اسلام پر تابڑ توڑ حملے شروع کر دیئے تھے گویا کہ وہ خاکش بدہن اسلام کو ختم کرنا چاہتے تھے۔

ایسے نازک وقت میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے خدا سے نصرت پا کر اور اسی سے حکم حاصل کر کے اسلام کا دفاع شروع کیا اور نہ صرف اسلام کا دفاع کیا بلکہ مسیحیت اور آریہ مذہب کے ایسے پول کھولے کہ دنیا حیران ہو کر رہ گئی۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا یہ کارنامہ ایسا شاندار تھا کہ مخالف بھی عش عش کر اٹھے اور ان کی زبانوں پر ایسے فقرے بے اختیار آنے لگے کہ مرزا صاحب نے مذہبی مناظرے کا بالکل رنگ ہی بدل دیا ہے۔ چنانچہ میں اس جگہ اخبار کرزن گزٹ دہلی تاریخ یکم جون ۱۹۰۸ء کا ایک اقتباس درج کرتا ہوں جو اس کے غیر احمدی بلکہ مخالف ایڈیٹر نے حضرت مسیح موعودؑ کی وفات پر اپنے اخبار میں چھاپا۔ اخبار کرزن گزٹ نے لکھا کہ:-

"مرحوم مرزا کی وہ اعلیٰ خدمات جو اس نے آریوں اور عیسائیوں کے مقابلے میں اسلام کی کی ہیں وہ واقعی بہت ہی تعریف کی مستحق ہیں۔ اُس نے مناظرے کا بالکل رنگ ہی بدل دیا اور ایک جدید لٹریچر کی بنیاد ہندوستان میں قائم کر دی۔ نہ بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے بلکہ ایک محقق ہونے کے ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرحوم کے مقابلہ میں زبان کھول سکتا.... اگرچہ مرحوم پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں.... اُس کا پُر زور لٹریچر اپنی شان میں بالکل نرالا ہے اور واقعی اس کی بعض عبارتیں پڑھنے سے ایک وجد کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔"

(کرزن گزٹ دہلی یکم جون ۱۹۰۸ء)

اندریں حالات یہ امر کس قدر قابلِ افسوس اور انتہائی ناانصافی بلکہ اسلامی غیرت کا مقام ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے زمانہ کے مسلمانوں نے تو آپ کو مسلمانوں کا نجات دہندہ قرار دے کر آپ کی تعریف کی اور اس بات کا برملا اعتراف کیا کہ آپ نے عیسائیوں اور آریوں کے اعتراضوں کے ایسے دنداں شکن جواب دیئے ہیں کہ جن کی نظیر نہیں ملتی اور مسیحی اور آریہ آپ کے مقابلہ پر بالکل لاجواب ہو کر رہ گئے اور بقول ایک غیر احمدی محقق کے کسی عیسائی اور کسی آریہ کی یہ مجال نہیں تھی کہ وہ حضرت مرزا صاحب کے مقابلہ پر زبان کھول سکے" اور آپ کے دلائل کا جواب دے سکے مگر آج قریباً ستر سال کے بعد وقت کی مسلمان حکومت نے کسی مصلحت سے یہ ضروری خیال کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی ایک کتاب جو ستر سال پہلے ایک عیسائی کے اعتراضوں کے جواب میں اسلام کی تائید میں لکھی گئی اور جس کے اس لمبے عرصہ میں کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور جسے خود ملک کی عیسائی حکومت پچاس سال تک قابلِ برداشت خیال کرتی چلی آئی ہے۔ اسے بحق سرکار ضبط کر لیا جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جماعت کے لئے یہ بڑی غیرت کا مقام ہے بلکہ سچ پوچھو تو حکومت کے لئے بھی غیرت کا مقام ہے۔ اے کاش وہ سمجھے! اے کاش وہ سمجھے!!

مرزا بشیر احمد

ربوہ ۱۱ مئی ۱۹۶۳ء

اخلاق اور روحانیت کی پختگی کے لئے ابتلاؤں اور آزمائشوں کا آنا ضروری ہوتا ہے

یہ بزدلوں اور منافقوں کا کام ہوتا ہے کہ وہ مصائب کے آنے پر گھبرا جاتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اہم ارشادات

احسب الناس ان یترکوا
ان یقولوا امنا وھم
لا یفتنون ٥ ولقد فتنا
الذین من قبلھم فلیعلمن
اللہ الذین صدقوا
ولیعلمن الکذبین ٥
(سورۃ العنکبوت)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قاعدہ کلیہ کے طور پر یہ امر بیان فرمایا ہے کہ

دعویٰ ایمان اور ابتلاء و آزمائش

لازم و ملزوم ہیں۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ مومنوں کو صرف ان کے دعوئے ایمان کی وجہ سے ہی کامل مومن سمجھ لیا جائے اور انہیں آزمائشوں اور ابتلاؤں کی بھٹی میں نہ ڈالا جائے۔ اس طرح نہ پہلے کبھی ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا۔ چنانچہ دیکھ لو جن لوگوں نے کسی زمانہ میں بھی سچا دین قبول کیا ان کے لئے فوراً ہی آرام اور سکھ کا راستہ نہیں کھولا گیا۔ بلکہ پہلے تو یہی ہوا کہ جو کچھ ان کے پاس تھا وہ بھی انہیں دینا پڑا۔ اگر کچے گھروں والے تھے تو دین قبول کرنے کے بعد بجائے اس کے کہ ان کے محل بن جاتے وہ گھر بھی انہیں چھوڑنے پڑے۔ اگر قوموں میں معزز تھے تو دین قبول کرنے کے بعد بجائے اس کے کہ بادشاہ اور حکمران بن جاتے انہیں پہلی عزتیں بھی چھوڑنی پڑیں۔ اگر مالدار تھے تو دین قبول کرنے کے بعد بجائے اسکے کہ ان کا مال دگنا چوگنا۔ بیس گنا اور ہزار گنا ہو جاتا انہیں اپنا پہلا مال بھی ترک کرنا پڑا۔ اگر لوگوں سے تعلقات تھے تو دین قبول کرنے کے بعد بجائے اسکے کہ ان کے تعلقات وسیع ہو جاتے وہ بھی کٹ گئے۔ غرض جو راحت۔ آرام۔ عزت دولت۔ طاقت اور رسوخ انہیں پہلے حاصل تھا وہ بھی جاتا رہا۔ اور بجائے فوراً سکھ ملنے کے بظاہر انہیں دکھ ملا۔ یہاں تک کہ خدا کیلئے انہیں

اپنے وطنوں کو بھی چھوڑنا پڑا

حضرت ابراہیم علیہ السلام عراق کے رہنے والے تھے مگر انہیں لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے فلسطین جانا پڑا۔ حضرت نوح علیہ السلام آئے تو انہیں بھی اپنا مقام چھوڑنا پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے تو انہیں بھی اپنے گھر بار سے جدا ہونا پڑا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آئے تو ان کو بھی صلیب پر لٹکایا گیا اس کے بعد ہمارے نزدیک تو وہ صلیبی موت سے بچ کر کشمیر کی طرف چلے گئے اور غیر احمدیوں کے نزدیک آسمان پر چلے گئے۔ پھر ان کی جماعت پر مظالم ہوئے تو وہ روما چلے گئے پھر بھاگے تو مصر میں آئے۔ مصر میں مظالم ہوئے تو پھر روما بھاگ گئے۔ پھر روما میں مظالم ہوئے تو صقلیہ میں آگئے۔ اس طرح متواتر تین سو سال تک اس جماعت کو اپنے مرکز بدلنے پڑے۔ اسی طرح بخت نصر کے حملہ کے موقعہ پر اتنی عظیم الشان تباہی آئی کہ ان کے تمام مقدس مقامات گرا دئے گئے شہر مٹا دئے گئے اور ساری قوم کو پکڑ کر غلام بنا دیا گیا۔ یہ کتنا بڑا ابتلاء ہے کہ کوئی شخص بھی آزاد اور حریت والا نہ رہا۔ قوم غلام بن گئی۔ معبد گرا دیا گیا۔ متبرک مقامات مٹا دئے گئے۔ شہروں کو آگ لگا دی گئی اور تمام فلسطین اور شام کے حصے ویرانہ بن کر رہ گئے۔ مگر اس کے باوجود ان کی کوشش اور جدوجہد برابر جاری رہی ....

تو اللہ تعالیٰ کے انبیاء کی جماعتوں پر یہ اوقات ہمیشہ آئے اور درحقیقت یہی اوقات اس کے دعوئے ایمان کے صدق اور کمال پر دلالت کرتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ

کو بھی سالہا سال تک ایسی تکالیف میں سے گزرنا پڑا جو انتہائی دردانگیز تھیں۔ ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہؓ کی ایک جماعت ایک جگہ بھیجی مگر ان لوگوں نے جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے دھوکہ دے کر ان پر حملہ کر دیا جب انہوں نے دیکھا کہ یہ لوگ اب اپنی جانوں پر کھیل جائیں گے تو انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ تم نیچے اتر آؤ۔ (وہ اس وقت ایک پہاڑی ٹیلے پر چڑھے ہوئے تھے) ان کے لیڈر نے کہا۔ ہمیں ان باتوں پر اعتبار نہیں کرسکتا۔ یہ لوگ جھوٹے اور دھوکہ باز ہیں ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ چنانچہ وہ لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ مگر باقیوں نے سمجھا کہ جب یہ لوگ قسمیں کھا کھا کر کہہ رہے ہیں کہ ہم کچھ نہیں کہیں گے تو ہمیں ان پر اعتبار کرتے ہوئے نیچے اتر آنا چاہئیے۔ جب وہ نیچے اترے تو انہوں نے رسیاں باندھ کر

انہیں گھسیٹنا شروع کر دیا

اس پر ان لوگوں نے پھر مقابلہ شروع کیا مگر وہ کیا کر سکتے تھے باقیوں کو تو انہوں نے مار دیا لیکن دو کو پکڑ کر مکہ لے گئے اور ان لوگوں کے ہاتھ بیچ دیا جن کے بعض آدمی مسلمانوں سے مارے گئے تھے ان میں سے ایک کو قتل کرنے سے پہلے مکہ کے لوگوں نے پوچھا کہ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اس وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری جگہ پر یہاں ہوتے اور تم اپنے بیوی بچوں میں مدینہ میں آرام سے بیٹھے ہوتے۔ اسنے جواب دیا خدا کی قسم تم تو یہ کہتے ہو کہ میں مدینہ میں آرام سے بیٹھا ہوا ہوتا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں میری جگہ ہوتے۔ میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں آرام سے بیٹھے ہوں اور آپ کے پاؤں میں کانٹا تک چبھے۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دفعہ ایک قبیلہ کا رئیس آیا اور اس نے کہا میری قوم اسلام لانے کے لئے تیار ہے۔ آپ میرے ساتھ کچھ آدمی بھجوا دیں۔ وہ تو اپنی اس بات میں سچا تھا اور بعد میں ایمان بھی لے آیا مگر اس کی قوم نے غداری کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر اعتبار کرتے ہوئے

ستر حفاظ کا قافلہ

اس کی قوم کی طرف روانہ کر دیا۔ جب وہ اس قبیلہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے اس رئیس کے بھتیجے کے پاس ایک آدمی کے ذریعہ پیغام بھجوا دیا کہ ہم لوگ آگئے ہیں۔ اب ہمیں بتایا جائے کہ ہمارا کیا کام ہوگا۔ اس نے ان کے سردار کو بلوایا۔ اور جب وہ ان سے باتیں کر رہا تھا۔ اس رئیس نے ایک شخص کو اشارہ کیا جس نے پیچھے سے اس صحابیؓ کی گردن میں نیزہ مارا اور وہ وہیں ڈھیر ہو گیا۔ جب اسے نیزہ لگا تو تاریخ میں لکھا ہے کہ اسنے نعرہ لگایا اور کہا فزت ورب الکعبۃ۔ کعبہ کے رب کی قسم میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا پھر وہ اکٹھے ہو کر تمام صحابہؓ پر ٹوٹ پڑے انہی لوگوں میں حضرت ابوبکرؓ کا وہ غلام بھی تھا جو ہجرت کے وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب ہزاروں آدمیوں کے ہجوم نے ان ستر صحابہؓ پر حملہ کر دیا تو یہ لازمی بات تھی کہ انہوں نے مارا جانا تھا چنانچہ وہ سارے کے سارے وہیں قتل ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بھی ہتھیار نہ ڈالا یکے بعد دیگرے جب وہ مرتے تھا کسی کو خنجر لگتا یا تلوار سے کسی کا سر کٹتا تو یہی الفاظ ان کی زبان پر ہوتے کہ فزت ورب الکعبۃ۔ خدائے کعبہ کی قسم میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ایک شخص کہتا ہے کہ میں اسلام سے واقف نہیں تھا میں باہر سے آیا تھا۔ اور قبیلہ والوں کے ساتھ مل کر لڑائی میں شامل ہو گیا تھا۔ میں نے جب دیکھا کہ یہ لوگ مرتے وقت بجائے یہ کہنے کے کہ ہائے اماں یا ہائے ابا یہ کہتے ہیں کہ فزت ورب الکعبۃ۔ کعبہ کے رب کی قسم میں کامیاب ہو گیا تو مجھے حیرت آئی کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ کیا موت میں کامیابی ہوا کرتی ہے؟ آخر میں نے ایک شخص سے اس بارہ میں پوچھا۔ اس نے کہا تم مسلمانوں کو نہیں جانتے یہ ایسے ہی پاگل ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جو خدا کی راہ میں جاتا ہے وہ سب سے زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ چونکہ اس کے دل میں نیکی تھی وہ کہتا ہے میں نے جب یہ بات سنی تو سمجھا کہ اس میں ضرور کوئی راز ہے۔ چنانچہ آہستہ آہستہ میں نے اسلام کی تحقیق کی۔ اور میں بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا۔ غرض یکے بعد دیگرے ان لوگوں نے موت کو قبول کیا اور موت میں ہی اپنی ساری کامیابی سمجھی۔ یہی چیز تھی جس کی وجہ سے وہ قلیل ترین عرصہ میں ساری ساری دنیا پر غالب آگئے اور ایسی شان سے غالب آئے کہ اس کی مثال پہلی کسی قوم میں نہیں ملتی۔ پھر دیکھو مصائب کا یہ سلسلہ جلدی ختم نہیں ہو گیا بلکہ ایک لمبے عرصے تک جاری رہا۔

خلافت قائم ہوئی

حضرت عمرؓ شہید ہوئے۔ حضرت عثمانؓ شہید ہوئے۔ حضرت علیؓ شہید ہوئے اور کربلا کے میدان میں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا قریباً سارا خاندان ہی شہید ہو گیا۔ بعض لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ ابتلاء صرف ابتدائی زمانہ آتے ہیں۔ ترقی کے زمانہ میں ابتلاؤں کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے مگر یہ درست نہیں۔ انبیاء کی جماعتوں کی ترقی اور ابتلاء یہ دو توام بھائی ہیں جو ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے۔ ابتدائی سے ابتدائی زمانہ میں بھی ابتلاء آتے ہیں اور ترقی کے انتہائی زمانہ میں بھی ابتلاء آتے ہیں۔ اس طرح ابتداء سے انتہا تک ابتلاؤں کا سلسلہ جاری رہتا ہے جب نبی ایک منفرد وجود ہوتا ہے اور اس پر صرف ایک یا دو آدمی ایمان لانے والے ہوتے ہیں اس وقت بھی ابتلاء آتے ہیں۔ اور انتہائی عروج کے وقت جب سلسلہ کو ترقی پر ترقی حاصل ہو رہی ہوتی ہے اُس وقت بھی ابتلاء آتے ہیں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہلے دن ہی مصائب و مشکلات میں گذرنا پڑا اور آپؐ کو آپ پر ایمان لانے والوں کو مختلف قسم کے ابتلاء پیش آئے اور اس کے بعد جب ترقیات کا زمانہ آیا اس وقت بھی ان

ابتلاؤں کا سلسلہ جاری رہا

یہ نہیں ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں کسی دن اس خیال کے ساتھ سوئے ہوں کہ اب تمام مشکلات پر قابو پا لیا گیا ہے اور وہ تمام مسائل جو مسلمانوں کی ترقی کے ساتھ تعلق رکھتے تھے حل ہو چکے ہیں۔ نہ حضرت ابوبکرؓ نے کبھی ایسا خیال کیا نہ حضرت عمرؓ نے کبھی ایسا خیال کیا۔ نہ حضرت عثمانؓ نے کبھی ایسا خیال کیا اور نہ ہماری جماعت کو کبھی ایسا خیال کرنا چاہیئے۔ یہ چیزیں الٰہی سلسلوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اور کبھی کوئی روحانی جماعت ان کے بغیر ترقی نہیں کر سکتی۔ ایک دوسری جگہ اللہ تعالےٰ ان قربانیوں کی نوعیت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین یعنی ہم ضرور تم کو کسی قدر خوف اور بھوک اور اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور اے ہمارے رسول تو ان لوگوں کو جو ان ابتلاؤں کے اوقات میں اپنے راستہ سے ہٹیں نہیں اور مضبوطی سے دین کی راہ میں قربانیاں کرتے چلے جائیں ہماری طرف سے بشارت اور خوشخبری دیدے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ غرض جب تک کوئی قوم مرنے کے لئے تیار نہ ہو وہ

زندہ نہیں ہو سکتی جب تک دانہ مٹی میں نہیں ملتا شگوفہ نہیں نکلتا۔ بچہ پیدا نہیں ہوتا جب تک رحم کی تاریکیوں میں سے نہیں گزرتا۔ اسی طرح کوئی قوم بھی ترقی نہیں کر سکتی جب تک وہ ایک موت اختیار نہ کرے۔

ہماری جماعت میں سے بھی بعض لوگ اس سلسلہ میں داخل ہونے کی وجہ سے کابل میں شہید کئے گئے اور بعض کو اپنے وطن چھوڑنے پڑے لیکن انہوں نے صداقت کو نہ چھپایا اور ایسا تو شاید ہی کوئی انسان ہو جس کو کسی قسم کا بھی دُکھ نہ دیا گیا ہو۔ اگر اور کچھ نہیں تو فتوے کفر کے ذریعہ ہی اسے ڈرانے کی ضرور کوشش کی گئی۔ بہرحال اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ اپنے بندوں کو پہلے ابتلاؤں کے دریاؤں میں سے گذارتا ہے تب انہیں اپنے قرب سے مشرف کرتا ہے۔

یہ بزدلوں اور منافقوں کا کام

ہوتا ہے کہ وہ مصائب آنے پر گھبرا جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے سورۂ بقرہ کے ابتداء میں ہی منافق کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ جب کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ ٹھہر جاتا ہے اور جب آرام اور راحت کا وقت آتا ہے تو چل پڑتا ہے۔ مومن وہ ہوتا ہے جو مصائب کے وقت اور بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ غزوۂ احزاب کے موقعہ پر جب مسلمانوں سے کہا گیا کہ لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں اور وہ تمہیں مارنے کی فکر میں ہیں تو انہوں نے کہا ھٰذا ما وعدنا اللہ ورسولہٗ (احزاب آیت ۲۳) یعنی یہ تو وہی لشکر ہیں جن کا اللہ اور اسکے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا۔ ان لشکروں سے ہمارے ایمان متزلزل کیوں ہونگے وہ تو اور بھی بڑھیں گے اور ترقی کریں گے۔ پس ایسے امور سے مومنوں کو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مدارج کو بلند کرنے کے سامان پیدا کر رہا ہے۔ ہم میں سے کون ہے جسنے ایک دن مرنا نہیں مگر ایک موت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ طبعی موت ہوتی ہے اور دوسری موت کے متعلق فرماتا ہے کہ ایسے مرنے والے ہمیشہ کیلئے زندہ ہیں بلکہ فرماتا ہے تم ان کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے انکو رزق مل رہا ہے۔ یعنی انکی

روحانی ترقیات کے سامان

متواتر ہوتے چلے جائیں گے۔ دشمن تو یہی چاہتا ہے کہ وہ مومنوں کو مٹادے اور انہیں غمگین بنادے مگر جب وہ دیکھتا ہے کہ انہیں مارا جاتا ہے تو یہ اور بھی زیادہ دلیر ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں خدا نے ہماری ترقی کے کیسے سامان پیدا کئے ہیں تو اس کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب سیالکوٹ تشریف لے گئے تو مولویوں نے یہ فتویٰ دیدیا کہ جو شخص مرزا صاحب کے پاس جائیگا یا انکی تقریروں میں شامل ہوگا۔ اس کا نکاح ٹوٹ جائے گا۔ یہ کافر اور دجال ہیں ان سے بولنا انکی باتیں سننا اور انکی کتابیں پڑھنا بالکل حرام ہے بلکہ انکو مارنا اور قتل کرنا ثواب کا موجب ہے مگر آپکی موجودگی میں انہیں

فساد کی جرأت نہ ہوئی کیونکہ چاروں طرف سے احمدی جمع تھے انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ ان کے جانے کے بعد فساد کیا جائے۔ مَیں بھی اس وقت آپکے ساتھ تھا جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں سے روانہ ہوئے اور گاڑی میں سوار ہوئے تو دور تک آدمی کھڑے تھے جنہوں نے پتھر مارنے شروع کر دئے مگر چلتی گاڑی پر پتھر کس طرح لگ سکتے تھے۔ شاذ و نادر ہی ہماری گاڑی کو کوئی پتھر لگتا وہ مارتے ہم کو تھے اور لگتا ان کے کسی اپنے آدمی کو تھا لیکن انکا یہ منصوبہ تو پورا نہ ہو سکا۔ باقی احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے وہاں جمع تھے ان میں سے کچھ تو اردگرد کے دیہات کے رہنے والے تھے جو آپ کی واپسی کے بعد ادھر ادھر پھیل گئے اور جو تھوڑے سے مقامی احمدی رہ گئے یا باہر کی جماعتوں کے مہمان تھے ان پر مخالفین نے اسٹیشن پر ہی حملے شروع کر دئے۔ ان لوگوں میں سے جن پر حملہ ہوا ایک مولوی برہان الدین صاحبؓ بھی تھے۔ مخالفوں نے ان کا تعاقب کیا پتھر مارے اور بُرا بھلا کہا۔ اور آخر ایک دکان میں انہیں گرا لیا اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ گوبر لاؤ ہم انکے مونہہ میں ڈالیں۔ چنانچہ وہ گوبر لائے اور انہوں نے مولوی برہان الدین صاحبؓ کا منہ کھول کر اس میں ڈال دیا جب وہ انہیں مار رہے تھے اور گوبر ان کے منہ میں ڈالنے کی کوشش کر رہے تھے تو بجائے اسکے کہ مولوی صاحب انہیں گالیاں دیتے یا شور مچاتے جنہوں نے وہ نظارہ دیکھا ہے بیان کرتے ہیں کہ وہ بڑے اطمینان اور خوشی سے یہ کہتے جاتے تھے کہ سبحان اللہ! یہ دن کسے نصیب ہوتا ہے۔ یہ دن تو اللہ تعالےٰ کے نبیوں کے آنے پر ہی نصیب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے جسنے مجھے یہ دن دکھایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ تھوڑی دیر میں ہی جو لوگ حملہ کر رہے تھے ان کے نفس نے انہیں ملامت کی اور وہ شرمندگی اور ذلت سے آپکو چھوڑ کر چلے گئے۔ غرض بات یہ ہے کہ جب دشمن دیکھتا ہے کہ یہ لوگ موت سے ڈرتے ہیں تو کہتا ہے آؤ ہم انہیں ڈرائیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ شیطان اپنے اولیاء کو ڈراتا ہے پس جب کوئی شخص ڈرتا ہے تو وہ سمجھتے ہیں کہ یہ شیطانی آدمی ہے لیکن اگر وہ ڈرتا نہیں بلکہ ان حملوں اور

تکالیف کو خدا تعالےٰ کا انعام سمجھتا ہے

اور کہتا ہے خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے مجھے یہ عزت کا مقام عطا فرمایا ہے اور اسنے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں اسکی خاطر مار کھا رہا ہوں تو مخالف مرعوب ہو جاتا ہے اور آخر اسکے دل میں ندامت پیدا ہو جاتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی اللہ تعالیٰ نے متواتر بتایا کہ جماعت احمدیہ کو بھی ویسی ہی قربانیاں کرنی پڑیں گی جیسی پہلے انبیاء کی جماعتوں کو کرنی پڑیں۔ چنانچہ ایک دفعہ آپنے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں نظام الدین کے گھر میں داخل ہوا ہوں نظام الدین کے معنے ہیں "دین کا نظام" اور اس رؤیا کا مطلب یہ ہے کہ آخر احمدیہ جماعت ایک دن نظام دینی بن جائیگی اور دنیا کے اور تمام نظاموں پر غالب آجائیگی۔ مگر یہ غلبہ کس طرح ہوگا اسکے متعلق رؤیا میں آپ فرماتے ہیں ہم اس گھر میں کچھ حسنی طریق پر داخل ہوں گے اور کچھ حسینی طریق پر داخل ہوں گے (تذکرہ ایڈیشن دوم صفحہ ۷۸۹-۷۸۸) یہ سب لوگ جانتے ہیں کہ حضرت حسنؓ نے جو کامیابی حاصل کی وہ صلح سے کی اور حضرت حسینؓ نے جو کامیابی حاصل کی وہ شہادت سے حاصل کی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بتایا گیا کہ نظام الدین کے مقام جماعت پہنچے گی تو سہی مگر کچھ صلح محبت اور پیار سے اور کچھ شہادتوں اور قربانیوں کے

ذریعہ۔ اگر ہم میں سے کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ بغیر صلح اور محبت اور پیار کے یہ سلسلہ ترقی کریگا تو وہ بھی غلطی کرتا ہے اور اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے کہ بغیر قربانیوں اور شہادتوں کے یہ سلسلہ ترقی کرے گا تو وہ بھی غلطی کرتا ہے ہمیں کبھی صلح اور آشتی کی طرف جانا پڑیگا اور کبھی حسینی طریق اختیار کرنا پڑیگا جسکے معنے یہ ہیں کہ ہم نے مخالف کے سامنے مر جانا ہے مگر اسکی بات نہیں ماننی یہ دونوں طریق ہمارے لئے مقدر ہیں۔ نہ خالی مسیحیت والا سلوک ہمارے لئے مقدر ہے نہ خالی مہدویت والا سلوک ہمارے لئے مقدر ہے۔ ایک درمیانی راستہ ہے جس پر ہمیں چلنا پڑیگا۔ ایک غلبہ ہوگا صلح اور محبت اور پیار کیساتھ اور ایک غلبہ ہوگا قربانیوں کیساتھ اسکے بعد جماعت نظام الدین کے گھر میں داخل ہوگی اور اسے کامیابی حاصل ہوگی۔

یہی پیغام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب "انوار الاسلام" میں بھی دیا ہے۔ آپؑ تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجھے اسکی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا و آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اسکے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلاء سے اسکے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلاء نہیں کروڑ ابتلاء ہوں۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے ؎

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من
آں منم کاندر میان خاک و خوں بینی سرے

پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے مجھے کیا معلوم کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پرخار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے نہ مصیبتوں سے نہ لوگوں کے سب و شتم سے۔ نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال انکے پہلے حال سے بدتر ہوگا۔" (انوار الاسلام صفحہ ۲۳)

غرض

قومی ترقی کا ایک ہی گُر ہے

اور وہ یہ ہے کہ خدا کے لئے اپنے آپکو فنا کر دینا۔ اور اس راہ میں کسی قربانی سے دریغ نہ کرنا۔

اب میں بتاتا ہوں کہ ابتلاء کیوں آتے ہیں؟ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اول تو ابتلاء محض اس لئے آتے ہیں کہ انسان کا ایمان مضبوط ہو لیکن اسلئے نہیں کہ خدا تعالیٰ کو اس کا علم نہیں ہوتا۔ بلکہ اسلئے کہ خود انسان کو معلوم نہیں ہوتا کہ میرے ایمان کی کیا حالت ہے چنانچہ ایک حکایت بیان کی جاتی ہے کہ ایک عورت کی لڑکی سخت بیمار تھی۔ وہ روزانہ دعا کیا کرتی تھی کہ اسکی بیماری مجھے لگ جائے اور میں مر جاؤں۔ ایکدن اسکی گائے کا منہ ایک تنگ برتن میں پھنس گیا اور وہ اسے برتن سے نکال نہ سکی اور گھبرا کر اسنے ادھر ادھر دوڑنا شروع کر دیا۔ اس عورت کی آنکھ کھل گئی اور ایک عجیب قسم کی شکل اپنے سامنے دیکھ کر اسنے سمجھا کہ ملک الموت میری جان نکالنے کے لئے آگیا ہے اس عورت کا نام مہستی تھا وہ بے اختیار ہو کر کہنے لگی ؎

ملک الموت من نہ مہستی ام
من یکے پیرزال محنتی ام

یعنی اے ملک الموت میں مہستی نہیں ہوں۔ میں تو ایک غریب محنت کش بڑھیا ہوں اور اپنی لڑکی کی طرف اشارہ کرکے کہا مہستی وہ لیٹی ہوئی ہے اسکی جان نکال لے۔ اب دیکھو وہ عورت خیال کرتی تھی کہ اسے اپنی لڑکی سے بے انتہاء

(باقی صفحہ پر)

مدینہ منوّرہ سے ایک احمدی دوست کا مکتوب

بزرگان سلسلہ کی طرف سے غلبۂ اسلام کی تڑپ اور رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ والہانہ محبّت اور عشق کا اظہار

قادیان کے ایک درویش مکرم چوہدری مبارک علی صاحب طالب پوری اس دفعہ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی آف کلکتہ کی والدہ ماجدہ کی طرف سے فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئے تھے حال ہی میں آپکا ایک مکتوب مدینہ منورہ سے موصول ہوا ہے جو درج ذیل کیا جاتا ہے :-

آج مدینہ منورہ کی مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں بیٹھا تھا کہ دعا کے لئے وہ کاپی نکالی جس پر روانگی کے وقت مختلف احباب جماعت احمدیہ نے اور درویشان قادیان نے اپنے اپنے رنگ میں دعاؤں کے لئے تحریر فرمایا تھا۔ درویشان قادیان اور احباب جماعت اور بزرگان دین کی ان تحریروں میں جس رنگ میں دین اسلام کے غلبہ کی تڑپ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ محبت اور عشق کا اظہار ہوتا ہے اسے پڑھ کر مجھ پر وجد کی حالت طاری ہو گئی اور ساتھ ہی ان لوگوں کی قابل رحم ذہنیت پر رونا آیا۔ جو جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ کو اسلام اور بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق اور محبت نہیں۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

میں ذیل میں مختصر الفاظ میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض بزرگوں کے جذبات ان کے اپنے الفاظ میں تحریر کرتا ہوں۔

۱۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے تحریر فرمایا :-

"اسلام اور احمدیت کی ترقی کو اپنی مخلصانہ دعاؤں میں یاد رکھیں اور جب آپ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضر ہوں تو نہایت ادب کے ساتھ میرا اسلام حضور کی خدمت میں عرض کر دیں۔ میری طرف سے ایک طواف اور عمرہ بھی کریں"

۲۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالے صدر۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان نے تحریر فرمایا :-

"اللہ تعالے ہماری زندگیوں میں ہمیں غلبہ اسلام کا دن دکھلائے سب خاندان کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے اور قبولیت دعا کے دروازے ہمیشہ ہمارے لئے کھلے رکھے۔ آمین۔"

۳۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے نمائندہ اور ناظر دعوۃ و تبلیغ ہیں۔ تحریر فرماتے ہیں :-

"آپ جب ارض حرم میں مختلف مقدس مقامات میں جائیں گے مدینہ منورہ جائیں گے۔ روضۂ اقدس پر جا کر درود و سلام بھیجیں گے تب آپ میرے لئے اور میری بیوی بچوں کے لئے۔ میرے والدین اور دیگر رشتہ داروں کے لئے حسنة الدنیا وحسنة الآخرة کی دعا مانگیں۔ اللہ تعالے مجھ سے راضی ہو جائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور خاتمہ بالخیر کرے اور مجھے توفیق دے کہ میں بھی جلد اپنے خدا کے پیارے گھر اور محبوب اور محسن رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کا شرف پا سکوں خدا تعالے مجھے بہت جلد اس کی سعادت بخشے میں وہ الفاظ نہیں پاتا جن میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کر سکوں ؎

زباں کھلتی نہیں شرم و حیا سے

لیکن میرا خدا میرے دلی تمناؤں کو خوب جانتا ہے۔ پس میرا آسمانی آقا میرا خالق و مالک اُن سب تمناؤں کو پورا فرما دے۔ آمین۔

میری طرف سے میری بیوی اور بچوں کی طرف سے۔ میرے پیارے میرے محبوب۔ میرے محسن۔ میرے شفیع میرے ہادی حضرت محمد مصطفے علیہ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی۔ امی ونفسی وعیالی وروحی و جانی کی خدمت اقدس میں ہدیہ درود و سلام پیش کریں۔ نہایت درجہ عاجزی کے ساتھ اور ایسی کیفیت کے ساتھ کہ آنکھوں سے رواں ہوں آنسو۔ کہیں!

کہ میرے آقا میں چاہتا ہوں میرا سب کچھ آپ پر قربان ہو جائے آپ کا نام بلند ہو آپ کا دین دنیا میں پھیلے آپ کی امت کی اصلاح ہو اور وہ بڑھے۔"

(مرزا وسیم احمد قادیان)

مندرجہ بالا بزرگوں کے علاوہ ہر احمدی نے جو مجھے ملا نہایت ہی رقت بھرے جذبات میں حضور پُر نور سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سلام اور درود بھیجنے کی خواہش کی۔ ایسے مواقع پر لوگ عموماً مختلف چیزوں کی سفارش بھی کرتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو خود مجسم فنا فی الرسول تھے۔ ان کی برکت سے جماعت کے ہر فرد میں اعلیٰ حسب مراتب عشق رسول اللہ محبت اسلام کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :-

انت الذی شغف الجنان محبتی

انت الذی کالروح فی حوبائی

انت الذی قد جذب قلبی نحوہٗ

انت الذی قد قام للاحباءِ

یعنی اے میرے پیارے رسول! آپ وہ ہیں جن کی محبت میرے دل کی گہرائیوں میں بیٹھ گئی ہے اور آپ وہ ہیں جو میرے جسم میں جان کی مانند ہیں۔ آپ وہ ہیں جن کی طرف میرا دل کھینچا ہوا ہے اور آپ وہ ہیں جو میری دلبری کے لئے کھڑے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالے میرے ان بزرگوں کے جذبات کے مطابق دعا کی توفیق دے اور میرے لئے اور میرے خاندان۔ اور میرے محسن یعنی سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کلکتہ کی والدہ کی طرف سے حج کے لئے آیا ہوں۔ ان سب کے لئے میرا یہ سفر خیر و برکت کا باعث بنے۔ آمین۔

ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت کی تحریک

(مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

جیسا کہ احباب جانتے ہیں ماہنامہ انصار اللہ ایک بلند پایہ رسالہ ہے۔ جو تربیت کے لحاظ سے خدا کے فضل سے بیحد مفید ہے اور جس کا ہر احمدی گھرانے میں موجود ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ رسالہ اس وقت مالی مشکلات سے دوچار ہے۔ اس لئے ایسے خود کفیل بنانے کے فوری طور پر کم از کم ایک ہزار نئے خریدار پیدا کرنا ضروری ہیں۔ میں مخلصین جماعت سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری خود قبول فرمادیں۔ نیز اپنے دوستوں اور عزیزوں کو اسکے خریدار بنائیں۔

بعض اصحاب سالانہ چندہ ختم ہو جانے کے بعد متعدد یاددہانیوں کے باوجود آئندہ سال کے لئے چندہ نہیں بھجواتے اور جب ان کی خدمت میں رسالہ بذریعہ وی پی بھجوایا جاتا ہے۔ تو وہ اسے واپس کر دیتے ہیں ایسے احباب سے بھی پُرزور گذارش ہے کہ وہ پچھلے سال کا چندہ ماہنامہ انصار اللہ بذریعہ منی آرڈر بھجوادیں۔ تا کہ اُن کے نام رسالہ دوبارہ جاری کیا جا سکے۔

مجھے امید ہے کہ مخلصین جماعت اس نیک کام میں میرے ساتھ ہر طرح تعاون فرمائینگے اور اس مفید رسالہ کو کامیاب بنانے کی ہر ممکن کوشش فرمائیں گے۔

رسالہ کا سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے

مرزا ناصر احمد

مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کی چند اہم خصوصیات

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ۲۵ اگست ۱۹۶۲ء کو سوئٹزرلینڈ کے دارالحکومت بنام زیورک میں حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی (جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد میں سے ہیں) کے دست مبارک سے ایک احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا چکا ہے۔ اب یہ مسجد خدا تعالیٰ کے فضل سے پایہ تکمیل کو پہنچنے والی ہے۔ احباب جماعت کے ازدیادِ علم و ایمان کے لئے اس مسجد کی بعض اہم خصوصیات ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:-

پہلی خصوصیت تبلیغ اسلام کا عالمگیر ذریعہ سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے یہ پیارے الفاظ کہ "بیرونی ممالک میں مسجد تبلیغ کا ایک ضروری حصہ ہے"۔ سوئٹزرلینڈ کی مسجد کی تبلیغی خصوصیت کو اور زیادہ نمایاں کر دیتے ہیں جب ہمیں اس ملک کے متعلق یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ یورپ کے عین قلب میں واقع ہے اور اپنے قدرتی دلفریب مناظر اور صحت افزاء آب و ہوا کے باعث دنیا بھر کے سیاحوں کے لئے سیرگاہ بنا ہوا ہے اور عرصہ دراز سے امن کا گہوارہ رہا ہے۔ اس طرح دنیا کی تمام قوموں کے چیدہ چیدہ متمول لوگ کسی نہ کسی بہانہ سے یہاں پہنچ جاتے ہیں۔ ان دنوں بصورت اس ملک کے پرامن اور خوشگوار ماحول میں جب اللہ اکبر کی آواز ہماری مسجد سے بلند ہوگی تو دنیا کی بے شمار قوموں کے نمائندوں کو اسلام کا حیات بخش پیغام پہنچانے کا موجب بنے گی۔ متمول لوگوں کے متعلق دیکھنے میں آیا ہے اور یورپین لوگ تو اس بارہ میں مشہور ہیں کہ جب وہ اپنے ملک میں کسب معاش میں مصروف ہوتے ہیں تو دین کی باتوں کی طرف دھیان دینے کی فرصت ہی نہیں پاتے لیکن [illegible] سے جب کہیں جاتے ہیں تو ہر منظر اور ہر آواز سے لطف اندوز ہونا ان کے [illegible] ہے اور ہر چیز کا اثر قبول کرنے کے لئے ان کے قلوب تیار رہتے ہیں۔ پس اس جنت نظیر ملک میں مسجد کا قیام انشاء اللہ تعالیٰ عالمگیر ذریعہ ثابت ہوگا۔ جو تاثیر کے لحاظ سے نمایاں حیثیت رکھے گا۔

دوسری خصوصیت اولاد مبشرہ کے ہاتھوں سنگ بنیاد اس مسجد کی خصوصیت کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد مبشرہ میں سے ایک مقدس اور مطہر ہستی کے ذریعہ اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ جماعت کے لئے جس قدر خوشی اور انبساط کا باعث ہوئی۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ مسجد لندن کے بعد یہ دوسری مسجد ہے جسے یورپ کی مسجدوں میں یہ امتیازی خصوصیت حاصل ہوئی۔ مسجد لندن کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لخت جگر کے مقدس ہاتھوں نے رکھا تھا تو اس مسجد کا سنگ بنیاد حضور علیہ السلام کی دختر اختر کے دست مبارک نے۔

تیسری خصوصیت اسلام میں عورت کے مقام کا عملی سبق اسی سلسلہ میں جماعت کی خواتین بجا طور پر فخر کر سکتی ہیں کہ اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کا شرف ان کے حصہ میں آیا۔ قبل ازیں لندن اور ہیگ کی مساجد کے ذریعہ ہمارے مقدس امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغربی اقوام کو اسلام میں عورت کے مقام پر پُر حکمت درس دیا تھا وہی قیمتی سبق اس مسجد کے ذریعہ بھی دہرایا گیا۔ اور اسلامی تعلیم کی برتری کا عملی ثبوت پیش کیا گیا۔

چوتھی خصوصیت توحید اور تثلیث کا مقابلہ شہر زیورک میں جس قطعہ زمین پر ہماری مسجد زیر تعمیر ہے اتفاق سے اس کے بالمقابل عیسائیوں کا ایک گرجا ہے۔ چنانچہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ اس ضمن میں یوں تحریر فرماتے ہیں:-

"یہ بھی اللہ تعالیٰ کی خاص تقدیر ہے جس میں کسی انسانی تدبیر کا دخل نہ تھا اتفاق سے ہمیں مسجد کے لئے پلاٹ ایسی جگہ ملا ہے۔ جو عین گرجا کے سامنے ہے۔ مسجد خدائے واحد کا گھر ہے اور اسی سے پانچوں وقت اس کی توحید کی منادی ہوتی ہے اس کے مقابل مسیحی گرجا تثلیث کا مرکز ہے۔ ان کے ایک دوسرے کے مقابل پر ہونے سے تصویری زبان توحید و تثلیث کے مقابلہ کا اظہار ہے اور یہی چیز ہے جس کو سوئٹزرلینڈ میں فطری طور پر محسوس کیا جا رہا ہے۔ یہاں کے لوگوں کے سوالات ان کے احساس کے آئینہ دار ہیں"

ان خصوصیت کے پیش نظر اس مسجد کی اہمیت روز روشن کی طرح واضح ہے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے مدظلہ العالی کا یہ ارشاد ہمیں صحیح راہ عمل کی طرف دعوت دے رہا ہے فرمایا:

"درحقیقت یہ مسجد نہ صرف ہماری پُرسوز دعاؤں کی مستحق ہے۔ بلکہ اس بات کی مستحق ہے ...... کہ اس کی امداد کے لئے دل کھول کر چندہ دیا جاتے"

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(خاکسار شبیر احمد وکیل المال اوّل)

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے پانچ روپے یا اس سے زائد حصہ لیا ہے۔ ان کے اسماء گرامی مع ان کی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمبر	نام	رقم
۱۰۱	احباب جماعت احمدیہ صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری بذریعہ مکرم غلام محمد صاحب	۱۹—۰۰
۱۰۲	″ ″ ″ گوجرانوالہ بذریعہ مکرم ملک محمد اکرم صاحب	۸۲—۲۵
۱۰۳	″ ″ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات بذریعہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب	۶۱—۰۰
۱۰۴	مکرم محمد شمس الدین صاحب ربوہ منجانب مکرم سراج دین صاحب مرحوم	۵۰—۰۰
۱۰۵	احباب جماعت احمدیہ بشیر آباد بذریعہ مکرم بشیر محمد صاحب	۵—۰۰
۱۰۶	محترمہ عزیزہ بیگم صاحبہ چک ۱۱۹ نیاز نگر ضلع منٹگمری	۵—۱۰
۱۰۷	احباب جماعت احمدیہ نیلا گنبد لاہور بذریعہ مکرم محمد یحییٰ صاحب	۸—۰۰
۱۰۸	محترمہ مخدومہ بیگم صاحبہ میانی ضلع سرگودھا۔	۶—۰۰
۱۰۹	محترمہ والدہ اقبال احمد صاحب و محترمہ ثریا سلطانہ بیگم صاحبہ مریدکے ضلع شیخوپورہ	۹—۰۰
۱۱۰	مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب باجوہ ظفروال ضلع سیالکوٹ	۵—۰۰
۱۱۱	″ نصر اللہ خاں صاحب مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۵۰—۰۰
۱۱۲	مرحوم والدین محترمہ مریم بیگم صاحبہ زوجہ ملک محمد شفیع صاحب نوشہرہ دی دادا الرحمت	۲۰—۰۰
۱۱۳	محمد ارشد خان صاحب چک ۲۷ ضلع شیخوپورہ	۵—۰۰
۱۱۴	اساتذہ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ	۲۵—۷۵
۱۱۵	احباب جماعت احمدیہ چک ۸۹ ج ب بذریعہ مکرم نعمت اللہ صاحب	۴—۰۰
۱۱۶	″ ″ ″ لائلپور بذریعہ شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور	۹۶—۲۵
۱۱۷	″ ″ ″ چک ۹۷ ضلع سرگودھا بذریعہ چوہدری محمد حسین صاحب	۲۰—۰۰
۱۱۸	لجنہ اماء اللہ راولپنڈی بذریعہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	—۰۰
۱۱۹	احباب جماعت احمدیہ ملتان شہر بذریعہ مکرم غلام رسول	۲۶—۰۰
۱۲۰	محترمہ صادقہ اکمل صاحبہ و محترمہ امۃ الباسط صاحبہ پشاور شہر	۲۰—۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۱۰.۵.۶۲ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے نومولود کا نام نعیم اللہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا کرے۔

(خاکسار حبیب اللہ کارکن دفتر جلسہ سالانہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ مبارکہ بیگم کو پچھلے ہفتہ سے پیٹ کے درد کی وجہ سے سخت تکلیف ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔

(ملک) منصور احمد ڈپٹی سٹیلمنٹ کمشنر خیرپور۔

۲۔ میرا بھائی عزیزم مشتاق احمد چھ ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے سب احمدی دوستوں اور بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔

(عرفان احمد طاہر دریا خاں مری ضلع نوابشاہ)

۳۔ خاکسار ان دنوں معدہ کی سخت تکلیف میں مبتلا ہے احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس بیماری سے نجات دے۔

محمد بشیر۔ انچارج ڈسپنسری پنجیڑہ۔ آزاد کشمیر

۴۔ خاکسار کافی دنوں سے سخت مالی پریشانی میں مبتلا ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری مالی پریشانی دور فرماوے اور کاروبار میں برکت ڈالے

اللہ داد خان علوی احمدی صدر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخان

اہم اور ضروری خبریں

• ڈھاکہ ۱۳ مئی۔ صدر ایوب نے یہاں کہا کہ پاکستان اور بھارت میں تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے لئے مصالحت کنندہ مقرر کرنے کا سوال ابھی قبل از وقت ہے۔ کیونکہ ۱۵ مئی کو وزارتی مذاکرات کا چھٹا دور شروع ہونے والا ہے۔ صدر نے اخبار نویسوں کو مزید بتایا کہ اگرچہ نیپال کا مسئلہ کشمیر سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ نیپال حق و انصاف کا ساتھ دے گا۔ صدر نے کہا دونوں ملکوں کے درمیان تجارت میں اضافہ کے وسیع امکانات ہیں۔ لیکن چونکہ راستہ بھارت کے علاقہ سے گزرتا ہے اس لئے تجارتی مال کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہوگی صدر نے بتایا کہ پاکستان عنقریب کھٹمنڈو میں اپنا قونصل خانہ قائم کرے گا۔ صدر نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ اس علاقہ کے ملکوں بلکہ ساری دنیا کا فائدہ اسی میں ہے کہ متنازعہ معاملات کو پُرامن طریقہ سے حل کیا جائے۔

• نیویارک ۱۳ مئی۔ اخبار سنڈے ٹائمز نے لکھا ہے کہ روس کیوبا میں گوانتانامو کے امریکی بحری اڈہ کے شمال مغرب میں ایک بحری اڈہ تیار کر رہا ہے۔ یاد رہے کہ روس اور کیوبا میں گزشتہ سال ساحل کیوبا پر ایک بندرگاہ تعمیر کرنے کے لئے معاہدہ ہوا تھا۔

• واشنگٹن ۱۳ مئی۔ امریکہ کے خلائی محکمہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ روس بحر کو بحر الکاہل میں راکٹوں کا تجربہ شروع کرنے والا ہے۔ وہ امریکی خلا نورد گارڈن کوپر کے خلائی سفر پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ یاد رہے کہ گارڈن کوپر منگل کو ۳۶ گھنٹے کا خلائی سفر شروع کرنے والا ہے۔

• لاہور ۱۳ مئی۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے کل یہاں کہا کہ گزیٹڈ عملہ کے بارے میں تنخواہ اور ملازمتوں کے کمیشن کی سفارشات پر عمل درآمد میں ابھی مزید دو تین ماہ کا وقت لگے گا۔ وزیر خزانہ راولپنڈی روانہ ہونے سے پہلے ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے۔ مسٹر محمد شعیب نے بتایا کہ فی الحال وزارت خزانہ میزانیہ تیار کرنے میں مصروف ہے۔ اور نئی شرحوں کے اعلان کی کوئی قطعی تاریخ مقرر نہیں کی جا سکتی۔

• کراچی ۱۳ مئی۔ گندم کا آٹا قدیم سے انسان کی بنیادی خوراک ہے۔ لیکن خوراک کے ماہرین کا کہنا ہے۔ کہ اس میں ابھی کو الٹی کی پروٹین نہیں ہوتی۔ چنانچہ گندم کے آٹے میں بنولہ کا آٹا ملانے کے امکان کی تحقیقات کی جا رہی ہے۔ بنولہ کے آٹا میں بڑی مقدار میں اعلیٰ قسم کی پروٹین پائی جاتی ہے۔ بڑی مقدار میں قابل خوردنی بنولہ کا آٹا تیار کرنے کے امکانات کا جائزہ بھی لیا جا رہا ہے۔ تاکہ یہ آٹا عوام کو سستے داموں مہیا کیا جا سکے۔

• ڈھاکہ ۱۳ مئی۔ بنگالی اکیڈمی کے ڈائریکٹر سید احسن نے کہا کہ مشرقی پاکستان کی یونیورسٹیوں کو جس قدر جلد ممکن ہو بنگالی کو ذریعہ تعلیم بنانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کراچی یونیورسٹی ۱۹۶۸ء تک اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کا فیصلہ کر سکتی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ مشرقی پاکستان کی یونیورسٹیاں ایک مختصر مدت میں بنگالی کو ذریعہ تعلیم نہ بنا سکیں۔

• نئی دہلی۔ برطانوی سیاسی مبصر پیرا ہاورڈ نے جو ان دنوں بھارت کے دورہ پر آئے ہوئے ہیں گزشتہ روز ایسٹرن سٹڈی گروپ کے اجلاس میں بتایا کہ چین دو سال تک ایٹم بم تیار کرے گا۔ مسٹر ہاورڈ نے جو یہاں سے قبل جاپان میں چند روز گزار چکے ہیں مزید کہا کہ چین کی ایٹمی قوت کے متعلق جاپان کے خفیہ محکمہ نے جو معلومات بہم پہنچائی ہیں ان کے مطابق چین دو سال کے اندر ایٹم بم تیار کرے گا۔

• لاہور ۱۳ مئی۔ ملتان کے قدرتی گیس کے بجلی گھر میں توسیع کا کام مقررہ وقت سے ۳ ماہ پہلے یعنی نومبر میں مکمل ہو جائے گا۔ توسیع کے منصوبہ پر ۱۳ کروڑ ۶۸ لاکھ روپے خرچ ہوں گے۔ اور ایک لاکھ تیس ہزار کلو واٹ بجلی مزید پیدا ہوگی۔ توسیع کے بعد بجلی گھر میں برقی قوت پیدا کرنے کی صلاحیت دو لاکھ ۶۵ ہزار سات سو کلو واٹ تک پہنچ جائے گی۔

درخواست دعا: مکرم حسن دین صاحب فضل عمر ہوسٹل ربوہ کا چھوٹا بچہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ بچہ کی کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔
ایم۔ ایس اختر ربوہ

ضرورت ہے

ایک دوست کو درج ذیل آسامیوں کے لئے کارکنوں کی ضرورت ہے۔ (۱) خانساماں ایک (۲) مالی ایک (۳) موٹر ڈرائیور ایک

خواہشمند احباب کو چاہیئے کہ اس سلسلے میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید ربوہ سے خط و کتابت کریں۔

کتاب کی ضبطی کا حکم احمدیوں کے ہی نہیں بلکہ ہر درد مند مسلمان کے جذبات کو مجروح کرنیوالا ہے

اس غیر منصفانہ حکم کو فوراً واپس لیا جائے۔ جماعتہائے احمدیہ کی احتجاجی قراردادیں

ربوہ ۔ حکومتِ مغربی پاکستان کا وہ حکم جس کے تحت حضرت بانی سلسلۂ احمدیہ کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط قرار دی گئی ہے جماعتِ احمدیہ کے افراد کے لئے قلبی اذیت کا موجب ہوا ہے چنانچہ صوبائی حکومت کے اس اقدام سے ان میں بے چینی و اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے اور وہ اس اقدام کے خلاف قراردادیں منظور کر کے شدید احتجاج کر رہے ہیں۔ ذیل میں جماعتہائے احمدیہ کی طرف سے موصول ہونے والی قراردادوں میں سے بعض مزید قراردادیں ذیل میں شائع کی جا رہی ہیں :-

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ربوہ کا یہ ہنگامی اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے جس کے ذریعہ اس نے بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جلیل القدر تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ کتاب آج سے ۶۶ برس قبل انگریز عیسائی حکومت کے زمانہ میں اسلام اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے دفاع میں لکھی گئی تھی اور اب تک اردو اور انگریزی میں اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ یہ امر از حد افسوسناک ہے کہ عیسائی حکومت تو کسرِ صلیب کے اس کارگر ہتھیار کو نصف صدی تک گوارا کرتی رہی۔ مگر اسلام کے نام پر قائم کی جانے والی حکومت کے ارباب حل وعقد سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ ایک غیرتمند دل کی آواز کو گوارا کرتے جو اسلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید میں اٹھی تھی۔ اور جو درحقیقت ہر دردمند مسلمان کے دل کی آواز ہے۔

ہمیں اپنے اعلیٰ حکام سے توقع ہے کہ وہ اس فیصلہ کو فوراً منسوخ قرار دے کر غیرت، حمیت اور دانشمندی کا ثبوت دیں گے۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ

حال ہی میں حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے ہمارے پیارے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کا اعلان ہوا ہے۔ یہ امر جہاں ہمارے لئے انتہائی رنج و غم کا باعث ہے وہاں اس نے ہمیں ورطۂ حیرت میں بھی ڈال دیا کہ کس طرح ایک اسلامی حکومت ایک ایسی کتاب کو جو کہ ایک عیسائی کے سوالوں کے جواب میں لکھی گئی تھی ضبط کر سکتی ہے۔

ہمارے امام نے یہ کتاب ۱۸۹۷ء میں لکھی تھی۔ آج اس پر چھیاسٹھ سال گذر چکے ہیں۔ اس کے کم از کم سات ایڈیشن اردو اور انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں۔ اس عرصہ میں نہ تو عیسائی حکومت نے اور نہ ہی عیسائی علماء نے اس کو باہمی کشیدگی یا منافرت کا باعث قرار دیا۔

ہمارے نزدیک حکومت کا یہ اقدام مذہب میں دخل اندازی کے مترادف ہے اور احمدیوں کے جذبات کو سخت مجروح کرنے والا ہے۔ آپ کو علم ہونا چاہیئے کہ قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم اپنے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو عزیز رکھتی ہیں۔ ہم یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ جس قابل احترام ہستی نے دنیا کو ہمیشہ صلح و آشتی۔ محبت و اخوت کا سبق دیا اس کی تحریریں کس طرح منافرت یا فساد کا موجب بن سکتی ہیں۔ ہمارے پیارے امام کی تمام کتابیں جو حضور نے عیسائیت کے رد میں لکھیں وہ ہندوستان میں عیسائیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنے کا باعث ہوئیں۔ ہمارے نزدیک برصغیر میں جو مسلمان نظر آ رہے ہیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کاوشوں اور آپ کی کتب ہی کا نتیجہ ہیں۔ ورنہ انیسویں صدی کے آغاز میں عیسائیت کے سیلاب کا روکنا کسی اور شخص کے لئے ممکن نہ تھا۔ آپ ہی تھے جو عیسائیت کے اس بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے سینہ سپر ہو گئے۔

پس ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ بالاتفاق حکومت کے اس حکم کو سراسر غیر منصفانہ سمجھتی ہیں۔ اور حکومت سے احتجاج کرتی ہیں کہ وہ اس حکم کو فوری طور پر منسوخ کر کے ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ کے اس اضطراب کو دور کرے جو اس نے مذہب میں مداخلت کر کے ہمارے دلوں کو پہنچائی ہے۔

(ممبرات لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ)

جماعت احمدیہ محلہ دارالیمن ربوہ

اس خبر سے کہ حکومت مغربی پاکستان نے مقدس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔ ہم ممبران جماعت احمدیہ دارالیمن ربوہ کو انتہائی صدمہ ہوا ہے۔ یہ حکم انصاف کا خون کرنے کے مترادف ہے۔ اس کتاب کی اشاعت آج سے نصف صدی سے بھی زائد عرصہ قبل ہوئی تھی۔ اور اس کے بعد سے اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ برصغیر کے عیسائی حاکموں نے اسے اس بناء پر کبھی بھی قابل اعتراض نہ گردانا کہ اس سے عیسائیوں کی دلآزاری ہوتی ہے۔ نصف صدی سے زائد عرصہ تک اس پر کوئی اعتراض نہ ہونا اس امر کا بین ثبوت ہے کہ کتاب کسی لحاظ سے بھی قابل مواخذہ نہیں ہے۔ انصاف اور راست روی کے نام پر ہم اس حکم کی فوری منسوخی کا مطالبہ کرتے ہیں۔"

(ممبران جماعت احمدیہ دارالیمن ربوہ)

جماعت احمدیہ دارالرحمت غربی (فیکٹری ایریا)

ہم اہالیان محلہ دارالرحمت غربی فیکٹری ایریا ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومت کے اس حکم کے خلاف جو اس نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف کردہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق صادر کیا ہے پرزور احتجاج کرتے ہوئے انتہائی اضطراب اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حکومت کا یہ حکم ایک پابند قانون اور امن پسند جماعت کے خلاف غیر منصفانہ اور مذہبی حقوق میں مداخلت ہے۔ ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اس حکم کو منسوخ کیا جاوے۔

جماعت احمدیہ محلہ دارالرحمت غربی فیکٹری ایریا ربوہ

اعلان منسوخی مختارنامہ جات

میں نے بحیثیت مختار عام صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ڈاکٹر مولا بخش ولد بہادر خاں ساکن ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو صدر انجمن کی ملکیتی اراضی و دوکان واقعہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے متعلق مختارنامہ جات دئے تھے۔ اب ہر دو مختارنامہ جات کو منسوخ کر دیا ہے اور اس کی اطلاع ڈاکٹر مولا بخش مذکور کو دے دی ہے۔ متعلقین نوٹ فرما لیں۔

محمد یوسف ولد سید محمد شاہ قوم سید
مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ

بقیہ صفحہ ۴

محبت ہے لیکن جب اسنے سمجھا کہ جان نکالنے والا فرشتہ آ گیا ہے تو معلوم ہو گیا کہ اسے اتنی محبت نہ تھی کہ وہ اس کے بدلہ میں جان دے دیتی۔ یہ ہے تو ایک حکایت۔ لیکن یہ بات کثرت سے پائی جاتی ہے کہ انسان بسا اوقات اپنے خیالات کا بھی اچھی طرح اندازہ نہیں لگا سکتا اور جب اس پر ابتلاء آتے ہیں تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کسی چیز سے محبت یا نفرت کا دعویٰ کہاں تک صادق تھا۔

اسی طرح ابتلاء میں اس لئے بھی ڈالا جاتا ہے تا لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ فلاں کا ایمان کیسا ہے ورنہ یوں دوسروں کو کیا معلوم ہو سکتا ہے کہ فلاں کا ایمان پختہ ہے یا نہیں۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی انسان جتنا بڑا ہو اس پر اتنے ہی بڑے ابتلاء آتے ہیں اور سب سے زیادہ ابتلاء نبیوں کو آتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع مسیح چونکہ سُولی پر چڑھ کر مر گئے اس لئے ان کو خدا کا بیٹا مان لو۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر جو لوگ ہر وقت سُولی پر چڑھائے جاتے ہیں ان کو کیا ماننا چاہیئے۔ سب انبیاء کی یہی حالت ہوتی ہے اور جب انہیں متواتر تکالیف دی جاتی ہیں تو لوگ دیکھ لیتے ہیں کہ ان کا کیسا پختہ ایمان ہے۔ کہتے ہیں الاستقامۃ فوق الکرامۃ اور سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ دشمن بھی خوبی کو مان لے اور اس کا انکار نہ کر سکے۔ پس اخلاق اور روحانیت کی پختگی کے لئے ابتلاؤں کا آنا اور ان کے آنے پر صبر و رضا کا مقام اختیار رکھنا ایمان کی تکمیل کے لئے نہایت ضروری ہوتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم ص $\frac{۲۶۷}{۲۷۵}$)

(مرسلہ :- سید لطیف احمد شاہ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد حلقہ مسجد فضل لائل پور)

درخواست دعا

مبلغ انڈونیشیا مکرم میاں عبدالحی صاحب کی بیگم صاحبہ نے وہاں سے اطلاع دی ہے کہ ان کی ایک بچی گزشتہ ایک ہفتہ سے بیمار ہے اور دوسری بچی کو موٹر سائیکل سے ٹکر لگنے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں۔ دونوں بچیوں کی کامل صحت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(وکالتِ تبشیر ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴